روش زندگی فاطمہ زہرا(س)

محمود حسن، ضیاءؔ بوترابی

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز [1]

علّامہ اقبال نے مذکورہ بالا شعر میں قرآن مجید کی اس آیت "**يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ**" کی طرف نشاندہی کی ہے۔یعنی اے مریم اللہ نے تمہیں منتخب کیا اور ہر برائی سے پاک رکھا اور تمام عالمین کی عورتوں پر تمہیں فضیلت دی، لیکن فاطمہ زہرا(س) کو تین نسبتوں سے عزیز رکھتا ہوں کیونکہ جناب فاطمہ(س) کے بارے میں رسولؐ اکرم فرماتے ہیں کہ خدا نے سب سے بڑی نعمت جو تمہیں عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ مجھ سا باپ ، علی جیسا شوہر اور حسن و حسین جیسے بیٹوں سے تمہیں نوازا ہے۔جب قبر میں فرشتے سوال کریں گے: تمہارا رسولؐ کون؟ کہیں گی میرے والد۔اور جب امامت کے بارے میں سوال ہوگا تو کہیں گی: میرے شوہر۔[2]

آپ کی طرز زندگی مکمل طور پر نمونہ ہے۔عبادت کے لحاظ سے بے نظیر تھیں۔رسولؐ اکرم نے آپ سے سوال کیا کہ عورت کے لیے بہترین کام کیا ہے ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ کسی مرد کو نہ دیکھے اور کوئی مرد اسے نہ دیکھے۔اس پر رسولؐ نے اپنی بیٹی کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

دنیائے انسانیت میں بہت سی مثالی خواتین گزری ہیں جو ایثار و قربانی ، ہمت و جرأت ، خداترسی اور زہد و ورع میں امتیازی حیثیت کی حامل تھیں ، ان میں مریم کا درجہ روحانی اعتبار سے بلند واقع ہے۔لیکن مختصر سی زندگی میں حضرت فاطمہ(س) نے جس مثالی کردار اور عدیم النظیر سیرت کا نقش صفحۂ عالم پر ثبت کیا ہے اس کی نظیر تاریخ عالم میں ملنا مشکل ہے۔

سیدۂ طاہرہ تین حیثیتوں سے بزم عالم میں جلوہ فگن ہوئیں۔وہ رسولؐ کی بیٹی ، علی ابن ابیطالبؑ کی شریکِ حیات ، زینب و ام کلثوم اور جناب حسنین علیہم السلام کی ماں تھیں۔وہ کس قدر عظمت و کردار کی بیٹی تھیں اس کا اندازہ کرنے کے لیے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ عمل گواہی دے گا کہ جب کبھی جناب سیدہ (س) آئیں تو نہ صرف محبوب خدا کی تعظیم کے لیے اٹھے بلکہ اپنی پارۂ جگر کو اپنی مسند

پر بٹھایا۔ظاہر ہے کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کی یہ قدرومنزلت بیٹی ہونے کی بناپر نہیں کرسکتا بلکہ رسولؐ زادی کچھ ایسی خصوصیات وامتیازات کی حامل تھیں کہ خدا کے آخری نبیؐ یہ طرز عمل اختیار کرنا لازمی سمجھتے تھے۔ فاطمہ زہرا(س) شریک زندگی کی حیثیت سے کن اعلیٰ اقدار کی مالک تھیں اس کا جواب علی ابن ابیطالبؑ کی ازدواجی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ساعت کے ذریعہ موجود ہے۔وہ گھر گرہستی کے تمام امور خود انجام دیتی تھیں۔ایک دن گھر کا کام معصومہؑ کونین کرتی تھیں اور ایک دن کنیز فضہ۔ حضرت علیؑ کا گھر جنت کا نمونہ اور ان کا گھوارہ تھا۔جناب فاطمہ(س) نے غربت و عسرت میں جس خاموشی اور اطمینان کی زندگی بسر کی اگر آج ہماری مائیں اور بہنیں اسے مشعل راہ بنالیں تو وہ اطمینان و چین کی دولت سے مالا مال ہو سکتی ہیں۔قریش کے ایک آدمی نے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر حضرت رسولؐ اکرم کے چہرے اور سرپر ڈال دی۔آپ اسی حالت میں گھر تشریف لے گئے۔جب جناب فاطمہ(س) نے قریش کی ایذا رسانیوں کی بنا پر یہ حالت دیکھی تو بے حد تکلیف ہوئی اور پھر جناب فاطمہ(س) پانی کے ذریعے سر اور چہرہ دھلاتی تھیں۔قریش کی ان بدسلوکی کی بنا پر آپ گریہ کرنے لگتی تھیں۔جناب فاطمہ(س) کی یہ حالت دیکھ کر رسولؐ اکرم نہایت رنجیدہ ہوجاتے اور پھر اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو بڑی شفقت و محبت کے ساتھ شہزادیؑ کائنات کے سرپر پھیرتے اور یہ فرماتے کہ:

"لاَتَبکی یَا بُنَیّة فَانَّ اللّٰہَ مَانِعُ أَباکَ. وَ نَاصِرُہ عَلیٰ اَعْدَاءِ دِیْنِہ وَرِسَالَتِہ" ۔ ۳

جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے شادی کرنے کے بعد اپنی بیٹی جناب فاطمہ(س)کی دیکھ بھال کا فریضہ میرے سپرد کر دیا، میں انھیں سب کچھ بتاتی اور سکھاتی تھی لیکن خدا کی قسم وہ مجھ سے زیادہ مؤدب اور تمام چیزوں کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتی تھیں۔ ۴

جناب فاطمہ(س) اپنی پختہ خیالی اور رشد عقلی میں کمسنی ہی سے ممتاز حیثیت کی حامل تھیں۔ خداوندعالم نے جناب فاطمہ(س) کو عقل کامل، اعلیٰ ذہانت و ذکاوت اور نورانی زندگی میں مکمل حسن و جمال سے نوازا تھا۔

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ "انّ فاطمَةَ بنتَ رسولِ اللّٰہ(ص) اِستَأْذَنَ عَلَیْھا أعمیٰ فَحَجَبْتہ. فقال لھا النّبی(ص) لم حَجَبْتَہ وھو لا یراک؟ فقالت: یا رسول اللّٰہ ان لم یکن یرانی فأنا اراہ. وھو یَشُمُّ الرّیحَ. فقال النّبیُ(ص) اَشْھدُ انّک بَضْعَةٌ مِنّی" ۵ یعنی ایک روز ایک نابینا شخص نے آپ سے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اس سے پردہ کرلیا تو نبیؐ اکرم نے فرمایا: تم نے اس سے کیوں پردہ کیا ہے؟ جب کہ وہ تمہیں دیکھ نہیں سکتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسولؐ! اگر وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا ہے تو میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور وہ خوشبو تو محسوس

کرتا ہے تو رسولؐ اکرم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تم میرا ٹکڑا ہو۔

جناب فاطمہ زہرا(س) عالمہ غیر معلّمہ، باتقویٰ اور خوف الٰہی کی مالک تھیں۔جب رات ہوجاتی تھی تو شہزادی دو عالم محراب عبادت میں کھڑی ہو جاتیں اور دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کرکے صرف اپنے معبود حقیقی سے رابطہ قائم کر لیتی تھیں اور رات بھر نماز تہجد سے اور اللہ سے راز ونیاز کرتی تھیں اور یہ دعا کرتی تھیں:

"اَللّٰھُمّ اِنّی اَسْئَلُکَ قُوّةً فِی عِبَادَتِکَ ، وَتُبَصّرا فی کِتَابِکَ، وَ فهماً فی حُکمِکَ ، اَللّٰھُمّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوّ آلِ مُحَمّد، وَلاَ تَجْعَلِ القُرآن بنا ماحلاً ، والصّراطُ زائلاً وَمُحَمّداً (ص) عنا مولّیاً۔" ۶

یعنی بار الٰہا میں تجھ سے سوال کرتی ہوں تو ہمیں اپنی عبادت کی قوت اپنی کتاب میں بصیرت اور اپنے حکم میں فہم و فراست عطا فرما، بارالٰہا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور قرآن کو ہمارے ذریعے نظرانداز کرنے والا، اور مستقیم سے پھسل جانے والا اور حضرت محمدؐ کو ہم سے اپنا رخ پھیرنے والا قرار نہ دینا۔

اگر فضیلت فاطمہ زہرا(س) کے بارے میں مزید روایات سے آگاہ ہونے کی خواہش ہے اور "بحارالانوار" ج، ۴۳ اسی طرح "کشف الغمہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو علم کے ذریعے فساد اور برائیوں سے محفوظ رکھا ہے۔ ۷

جناب فاطمہ زہرا(س) سےایک طولانی حدیث میں منقول ہے،آپ فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے رسولؐ! سلمان کو میری سادگی پر تعجب ہے، اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، پانچ سال ہوگئے کہ ہمارے پاس بھیڑ کی کھال کا ایک فرش ہے جس پر دن میں اونٹ چارہ کھاتے ہیں اور رات میں ہم اس کے اوپر سوتے ہیں۔اور ہماری تکیہ چمڑے کی ہے جسے لیف خرما سے پُر کیا گیا ہے۔

حضرت زہرا(س) جب تک پیغمبر اکرم کے ساتھ رہیں اس عرصے میں کبھی بھی آپ نے مادّی لوازمات کے حوالے سے خوشحالی اور عام انسان کی طرح زندگی نہیں گزاری۔لہٰذا خداوند عالم نے "ھل اتیٰ --- جیسی آیت کو جناب فاطمہ(س)اور حضرت علیؑ کی شان میں نازل کرکے فرمایا : "اِنَّمَا نُطعِمُکُم لِوَجهِ اللّٰه لَا نُرِیدُ مِنْکُم جَزَآءً وَّلَا شُکُورًا "۔ ۸ حضرت فاطمہ زہرا(س) پانی سے افطار کرکے مسکینوں، یتیموں اوراسیروں کی ضروریات کو پورا فرماتی تھیں۔اور اپنے گردن بند یا فدک کی آمدنی کو راہ خدا میں اور دیگر محتاجوں میں خرچ کرتی تھیں۔

جناب فاطمہ(س) نے اپنی شادی کے لیے کسی دولتمند و نام نہاد شخص کا انتخاب نہیں کیا۔حتی بہت سے صحابہ جناب زہرا(س) کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر خواستگاری(منگنی) کے پروگرام میں

شریک ہو کر یہ خیال کرتے تھے کہ شاید ہماری خواہش پوری ہو جائے لیکن خدا نے ان کے خام خیالی کو خاک میں ملا دیا۔ کئی مرتبہ پیغمبرؐ اکرم نے جناب فاطمہ زہرا(س) سے سوال کیا کہ آپ فلاں صحابی کے ساتھ ازدواج کرنے پر راضی ہیں، مگر حضرت فاطمہ (س) رشتۂ فلاں و فلاں۔۔۔ کو قبول نہیں فرماتی تھیں۔

جب حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسولؐ اکرم سے اپنی ازدواجی خواہش کا اظہار کیا تو آنحضرتؐ کا چہرہ منور ہوگیا اور خوشی سے چمک اٹھا۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ انتظار کیجیے میں فاطمہ (س) سے اجازت لے لوں۔ پیغمبرؐ اکرم جناب فاطمہ زہرا(س) کی خدمت میں پہنچے اور فرمایا: اے زہرا آپ علیؑ کی حالت سے واقف ہیں وہ آپ کی خواستگاری کو آئے ہیں۔ کیا آپ ان سے شادی کرنے پر راضی ہیں ؟ جناب سیدہ شرم کی وجہ سے خاموش رہیں۔ آنحضرتؐ ان کی خاموشی کو رضایت کی علامت قرار دیتے ہوئے حضرت علیؑ کی خدمت میں آئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا: اے علی! شادی کے لیے آپ کے پاس کیا چیز ہے؟ حضرت علیؑ نے فرمایا اے خدا کے حبیب میرے والدین آپ پر فدا ہوجائیں ، آپ میری حالت سے واقف ہیں۔ میری پوری دولت ایک تلوار ،ایک زرہ اور ایک اونٹ ہے۔ ۹

دنیائے انسانیت میں حضرت فاطمہ (س) کی ہر عمل و کردار و رفتار پوری بشریت کے لیے ہر امور میں نمونۂ عمل ہے۔ انھوں نے شوہر کے ساتھ اور اولاد کی تربیت اور گھریلو امور کے بارے میں جو سیرت پیش کی ہے ان پر چلنا ضروری ہے۔ ہمارے زمانے کی عورتیں حضرت فاطمہ (س) سے زیادہ پڑھی لکھی یقیناً نہیں ہو سکتیں کیونکہ حضرت زہرا (س) جبرئیل امین سے گفتگو کرتی تھیں۔ پیغمبرؐ اکرم جیسے نبیؐ کی زیر نظر تربیت حاصل کی تھی اور حضرت علیؑ جیسے شوہر کے ساتھ زندگی گزاری تھی۔ جناب فاطمہ (س) تحقیقاتی اور سیاسی و سماجی امور میں کائنات کی خواتین سے آگے تھیں۔

جب پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ گھر کے اندرونی کام کاج فاطمہ (س) انجام دیں گی اور بیرونی امور آپ کے ذمہ ہے۔ جناب فاطمہ (س) نے فرمایا: "بابا میں اس تقسیم بندی پر بہت ہی خوش ہوں۔" ۱۰

حضرت فاطمہ (س) گھر کے اندرونی معاملات کو ہمیشہ اچھے طریقے سے انجام دیتی تھیں :

۱۔ ہمیشہ کھانا پکاتی تھیں۔

۲۔ گھر کی صفائی خود انجام دیتی تھیں۔

۳۔ بچوں کی تربیت کے لیے شب و روز زحمت اٹھاتی تھیں۔

خواتین جہان کا عملی فریضہ ہے کہ اگر شوہر کے ساتھ اپنی زندگی کو شاداب اور خوشگوار بنانا چاہتی

ہیں تو ہمیشہ جناب فاطمہ (س) کی روشِ زندگی پر چلنے کی کوشش کریں۔ زندگی کے تمام مراحل میں جناب فاطمہ (س) کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ جناب فاطمہ (س) ہمیشہ شوہر کی خدمت میں کوشاں رہتی تھیں۔ اسی بنا پر حضرت علیؑ نے بہتّر (۷۲) جنگوں میں شرکت کرکے اسلام اور پیغمبرؐ کی حفاظت کی اور جب بھی میدان جنگ سے تھکاوٹ، بھوک و پیاس کی حالت میں واپس آتے تھے تو حضرت فاطمہ (س) آپ کو تسلی دے کر بھوک و پیاس کی حالت کو دور فرماتی تھیں اور دوبارہ جنگ کے لیے تیار کرتی تھیں۔ اسی لیے اسلام نے شوہر کی خدمت انجام دینے کو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دیا ہے۔ جناب فاطمہ (س) نے کبھی بھی شوہر کے حقوق کو ادا کرنے میں کوتاہی نہیں فرمائی۔ یہی سبب ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہ (س) کے آخری وقت میں فرمایا: اے رسولؐ خدا کی بیٹی تم نے کبھی بھی گھر میں بُرا سلوک نہیں کیا۔ تمہاری خدا کی معرفت اور پرہیز گاری اور نیکو کاری اس حد تک تھی جس پر اعتراض کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ لہٰذا تمہاری جدائی اور مفارقت مجھ پر بہت سنگین اور سخت ہے۔ لیکن ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پس اس سے بھاگنے کی گنجائش نہیں ہے۔[۱۱]

رسولؐ خدا نے فرمایا:

"قَالَ بَعَثَ رَسولُ اللهِ صلّی اللهُ عليهِ وَ آله وَسَلَّم ، سَلْمَانَ الیٰ فاطمةَ ،قَالَ فَوقَفْتُ فی البَاب وَقْفَةً حَتّی سُلَّمْتُ فَسَمعتُ فاطمةَ تَقرأُ الْقرآنَ من جوا، والرحیٰ تدور مِن برا وَمَا عندها اَنيسٌ (وَ قال فی آخر الخَبرَ) فَتَبَسّمَ رَسولُ الله صلّی الله عليه وآله وَسَلّم فَقَال يا سلمانُ اِبنَتِی فَاطمةَ ملاَ اللهُ قَلبَها و جَوارحَها اِيماناً اِلیٰ مشاشها تفرغت لطاعة الله فبعث اللهُ مَلَكاً اسمُه ذورقائيل و فی خبر اخر ، جبرائيل عليه السلام فادارلها الرحی و كفاها الله مؤونة الدنيا مَعَ مؤونة الاخرة۔" [۱۲]

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان کو جناب فاطمہ (س) کے گھر بھیجا۔ سلمان عرض کرتے ہیں کہ جب میں جناب فاطمہ (س) کے گھر دروازے پر پہنچ گیا تو کچھ دیر تک ٹھہر گیا تاکہ (اجازت لے لوں) سلام کہوں ، اتنے میں جناب فاطمہ (س) کے گھر سے تلاوت قرآن کی آواز سنی، اور پاس کی چکّی میں کسی پیسنے والے کے بغیر گندم پس رہا ہے۔ اس حالت کو پیغمبرؐ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے سلمان خداوند عالم نے میری بیٹی فاطمہ (س) کے دل کی گہرائیوں اور روح کو ایمان سے پُر کردیا ہے۔ جب وہ اللہ کی عبادت کے لیے کھڑی ہوجاتی ہیں تو خداوندعالم ایک فرشتے کو جس کا نام ذوقابل ، دوسری روایت کے مطابق جبرائیل کو نازل کرتا ہے وہ ان کی چکّی کو چلاتا ہے۔ خداوند عالم نے حضرت فاطمہ (س) کو دنیا و آخرت میں بے نیاز کردیا ہے۔

امام حسنؑ نے فرمایا:

"رأَيتُ امّي فاطمةَ قامَتْ فِي مِحْرابها ليلة جُمْعَتِهَا فَلَم تَزَلْ ۔۔۔" [۱۳] یعنی میں نے شب جمعہ اپنی والدۂ گرامی جناب فاطمہ(س) کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صبح تک اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتی تھیں اور نام لے لیکر لوگوں کے لیے دعا کر رہی تھیں لیکن اپنے حق میں دعا نہیں کر رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا مادر گرامی کچھ اپنے بارے میں دعا کر لیجیے۔آپ (س) نے فرمایا ! بیٹا پہلے ہمسایہ پھر خانوادہ۔

سلمان فارسی کہتے ہیں کہ : ایک دن میں نے جناب فاطمہ(س) کو پیوند لگی ہوئی پرانی چادر میں دیکھا۔ میں نے تعجب سے کہا! اے فاطمہ (س)روم اور ایران کی بادشاہوں کی بیٹیاں بیٹھنے کے لیے سونے کی کرسی ،جسم پر نہایت خوبصورت و ارزش لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں لیکن رسولؐ خدا کی بیٹی کی چادر پرانی اور معمولی کپڑا کیوں ؟ حضرت زہرا(س) نے فرمایا " اے سلمان ! اللہ نے ہمارے لیے قیمتی لباس اور سونے کی کرسیاں وغیرہ کو قیامت کے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے۔" [۱۴]

حاصل کلام یہ ہے جناب فاطمہ (س) کی خصوصی زندگی میں چند بہت نمایاں گوشوں پر ہماری نگاہ پڑتی ہے جو یقینا ہمارے اسلامی معاشرے کی خواتین اور لڑکیوں کی مشکلات کی گرہ کشا اور سبق آموز ہے۔

زندگی کا سب سے پہلا سبق جو جناب فاطمہ (س)کے مکتب سے لیا جا سکتا ہے وہ شوہر گزینی اور شوہر کے انتخاب کا واقعی معیار ہے۔جناب زہرا(س) نے حضرت علیؑ کو فقط اسلام کے ایک دلیر مجاہد و جانثار ہونے کی حیثیت سے ترجیح دی اور آپ کو اپنے ہمسفر کی حیثیت سے قبول کیا ، جبکہ یہاں ہر قسم کی مادی و اقتصادی قدرت و خوشحالی مفقود تھی۔اس سے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ واقعی قدروقیمت مال و منال وجاہ و حشمت میں نہیں ہے بلکہ ذاتی قابلیت،علم و ادب ، شجاعت و فداکاری میں ہے۔

زندگی کا دوسرا درس مثالی خاتون کے مہر کی کمی و سادگی ہے۔اس سلسلے میں تاریخ کی مشہور ترین سند یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنی زرہ کو صدیقۂ طاہرہ کا مہر قرار دیا جس کی قیمت چار سو اسّی درہم تھی۔ وہ زرہ جو اس زمانے میں خریداروں کی نظر میں چند سوروپیے سے زیادہ قیمت نہیں رکھتی تھی لیکن مکتب حضرت علیؑ کے دوستداروں کی نظر میں دسیوں لاکھ روپیوں میں بھی اسے خریدا نہیں جاسکتا۔اسلام زیادہ سنگین مہر کی قرار داد و تجویز میں مسلمانوں کو صلاح و خوش بختی نہیں سمجھتا۔اس سلسلے میں رسولؐ اکرم فرماتے ہیں:

"میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوبصورت ہوں اور جن کے مہر کم ہوں۔" [۱۵]

تیسرا سبق جو جناب سیدہ(س)کی زندگی سے سیکھا جا سکتا ہے وہ مختصر سا جہیز ہے جو جناب سیدہ(س) اپنے ساتھ شوہر کے گھر لے گئیں۔

پیغمبرؐ خدا کی وفات کے بعد تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ لوگوں کے ایمان اور حکومت کرنے کا طریقہ، آپس میں بیت المال تقسیم کرنے کی حالت اوراسی طرح کے دیگر معاملات میں کس طرح سلوک کیاگیا۔اسی بنا پر یہ بیان ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر زہد و تقویٰ کے نام سے کوئی چیز موجود ہے تو وہ حضرت فاطمہ زہرا(س) و حضرت علیؑ کی طرز زندگی ہے اور اگر حضرت فاطمہ زہرا(س) و حضرت علی علیہ السلام بشمول چہاردہ معصومین علیہم السلام کی طرز زندگی و سیرت سے ہٹ کر دیکھا جائے تو زہد و تقویٰ بے معنیٰ ہے۔

مجموعی طور سے یہ عرض کرنا مناسب ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا(س) کی زندگی دنیائے انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے کیونکہ خداوند عالم نے حضرت فاطمہ زہرا(س) کو ہماری نجات اور کامیابی کا وسیلہ بنا کر خلق فرمایا ہے۔لیکن افسوس اس پر ہے کہ پیغمبرؐ کی وفات کے بعد ان کی تجہیز و تکفین سے قبل حضرت فاطمہ زہرا(س) کے ساتھ لوگوں نے کیا سلوک کیا۔ان کی شخصیت کو کیسے پامال کیا؟ اس پر غور کرنا انسانیت کا عملی فریضہ ہے۔یقینا جناب فاطمہ زہرا(س) ہماری کامیابی و سعادتمندی کا ذریعہ ہیں۔

حوالے:

۱۔ رموز بیخودی: علامہ اقبالؒ۔
۲۔ بحار الانوار،ج/۴۳،ص۲۵۶۔
۳۔ البدایہ والنّہایہ، ج/۳ ،ص۱۵۱۔
۴۔ دلائل الامامۃ، ص۱۲۔
۵۔ ملحقات احقاق الحق: ج/۱۰، ۲۵۸۔
۶۔ منارۂ ہدایت، ج/۳، ص۲۵۷ و۲۵۸۔
۷۔ کشف الغمہ، ج/۲۔
۸۔ سورۂ دہر، آیت ۹۔
۹۔ بحار الانوار،ج/۴۳،ص۱۳۳۔
۱۰۔ بحار الانوار،ج/۴۳۔
۱۱۔ ایضاً۔۔۔
۱۲۔ بحار الانوار،ج/۴۳،ص۴۶۔
۱۳۔ بحار الانوار،ج/۴۳،ص۲۵۶۔
۱۴۔ تفسیر نور الثقلین،ج/۵، ص۸۱۔
۱۵۔ وافی، کتاب نکاح، ص۱۵۔